ارتکاز (attention span) اور مواد کے تحفظ (retention) پر ۵۰۰ سو گنا زیادہ اثر پڑتا ہے۔

رئیس فاطمہ، نامعلوم

رشتے داروں سے پردہ (نومبر ۹۶) پڑھ کر بے انتہا دکھ اور افسوس ہوا۔ مجھے آپ سے ہرگز ایسی توقع نہیں تھی۔ آپ نے نہ صرف ان خاتون کی غلط رہنمائی کی بلکہ شرعی پردے کی دھجیاں بکھیر دیں۔ جہاں تک صلہ رحمی کا تعلق ہے وہ چہرے کے پردے کے باوجود کی جا سکتی ہے۔ انھیں تحائف دیے جا سکتے ہیں، کھانے پر بلایا جا سکتا ہے، ان کی بیویوں اور بیٹیوں سے تعلقات بڑھائے جا سکتے ہیں۔ جہاں تک امر بالمعروف کا حکم ہے اور رشتے داروں کو ڈرانے کا حکم ہے تو عورت کے لیے عورتوں کا میدان اور مرد کے لیے مردوں کا میدان ہے۔ کیا آپ واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ عورت کے لیے نامحرم رشتے داروں کو تبلیغ کرنا ضروری ہے۔

پردے کے بارے میں قرآن و حدیث کے احکامات کو ملاؤں کی ایجاد قرار نہیں دیجیے گا۔ نفس کو جو چیز مرغوب نہ ہو اور اپنے گھروں میں اس کا رواج دینا مشکل نظر آئے، اسے دین میں غلو اور مشکل پیدا کرنا نہ کہیں۔ یقین کیجیے یہی آسانی ہے، یہی میانہ روی ہے اور یہی شریعت ہے کیونکہ یہی سلف صالحین کا طریقہ ہے۔

آپ کے جواب سے نہ صرف شرعی پردہ کرنے والی خواتین کی دل آزاری ہوئی جو اب تک شوہر، والدین، خاندان والوں اور سسرال والوں کے طعنے اللہ کی خاطر برداشت کرتی رہی ہیں بلکہ جو خواتین اس جدوجہد میں مصروف ہیں کہ کسی طرح اپنے نفس، شوہر، خاندان والوں اور سسرال والوں کو آمادہ کر کے نامحرموں سے پردہ کر سکیں، وہ بھی ڈھیلی پڑ گئی ہوں گی۔

حافظ محمد حسین، تونسہ شریف

رشتے داروں سے چہرہ کا پردہ اور مشترک خاندان اور اسلام ایک نہایت اچھی کوشش ہے۔ آج کل ہر خاندان میں یہی مسائل ہیں۔ اسی طرح کی تحقیق سے بہت سی پریشانیاں ختم ہو سکتی ہیں اور دین کے صحیح تصور کو پیش کیا جا سکتا ہے۔

بیگم نصرت سمیع، جھنگ

گذشتہ چند ماہ سے ترجمان کے مضامین کی ترتیب میں ایک خاص بات خوش آیند پائی، وہ ہے اسلامی معاشرے میں خواتین کے حوالے سے مضامین کی شمولیت۔ کم از کم میں تو شکرگزار ہوں۔ دسمبر کی اشاعت میں اسفار نبویؐ میں امہاتؓ کی شمولیت پر ڈاکٹر صدیقی کا مقالہ بے حد خوبصورت تھا۔

سرفراز علی مرزا، لاہور

قائد اعظم پبلک لائبریری میں "ترجمان القرآن" میں تزکیہ و تربیت کے موضوع پر آپ کا مضمون نظر سے گزرا، نیز کسی بہن کے سوال کے جواب میں آپ کی نگارشات پڑھنے کا موقع ملا۔ "الدین یسر" کے نقطہ نظر کو اس